قرآن پاک میں ہامان کا ذکر

اور

اِس سلسلہ میں مستشرقین کے اعتراضات کا ازالہ

جناب سید شیر محمد صاحب سبزواری

[صاحبِ تفہیم القرآن سے ایک مرتبہ عرض کر چکا ہوں کہ تفہیم القرآن کی تیسری جلد میں ہامان پر جو نوٹ لکھا گیا ہے اس میں مدعا تشنہ رہ گیا ہے۔

اسی دوران میں کسی ضرورت سے مجھے مصر قدیم کے متعلق لائبریریوں میں بے شمار کتب کا مطالعہ کرنا پڑا۔ اللہ کا کرم ہے کہ ہامان کے متعلق مزید معلومات جمع ہوگئیں۔ ابھی یہ کام مکمل تو نہیں، شاید تشنہ ہو۔ لہذا قارئین ترجمان القرآن کی خدمت میں پیش کرتا ہوں] (مؤلف)

قرآن کے پانچ مقامات ہامان کا ذکر قرآن پاک میں پانچ مقامات پر آیا ہے۔ سورۃ القصص کی آیات ۵، ۶ اور ۸۔ اور ۳۸ میں۔ سورۂ عنکبوت کی آیت ۳۹۔ اور پھر سورۂ المؤمن کی آیات ۲۳ اور ۲۴ میں جن کا ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری مرحوم نے فتح الحمید میں مندرجہ ذیل کیا ہے:

۱۔ سورۂ القصص، آیات نمبر ۵، ۶۔

"اور ہم چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور کر دیے گئے ہیں۔ اُن پر احسان کریں اور اُن کو پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک کا) وارث کریں اور ملک میں ان کو قدرت دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر کو وہ چیزیں دکھائیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔"

ب۔ سورۃ القصص کی آیت نمبر ۸ :

"بے شک فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر چوک گئے"۔

ج۔ سورۃ القصص کی آیت نمبر ۳۸ :

"اور فرعون نے کہا اے اہلِ دربار میں اپنے سوا کسی کو تمہارا خدا نہیں مانتا۔ تو ہامان میرے لیے گارے کو آگ لگا کر اینٹیں پکا اور پھر ایک (اونچا) محل بنا دو تاکہ میں موسیٰ کے خدا کی طرف چڑھ جاؤں اور میں تو اُسے جھوٹا سمجھتا ہوں"۔

د۔ سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۳۹ :

"اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی (ہلاک کر دیا) اور اُن کے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لے کر آئے تو وہ ملک میں مغرور ہو گئے اور وہ (ہمارے) قابو سے نکل جانے والے نہ تھے"۔

س۔ سورۃ المؤمن آیات نمبر ۲۳، ۲۴ :

"اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور دلیل روشن دے کر بھیجا (یعنی) فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو انہوں نے کہا کہ یہ تو جادوگر ہے جھوٹا"۔

مستشرقین کا تعصب مستشرقین نے جہل و تعصب سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہامان نام کی کوئی بااثر اور ذی حشم اور بااختیار شخصیت فرعون مصر کے دربار میں تھی ہی نہیں۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام مطبوعہ لیڈن اور لنڈن کی جلد ۲ کے صفحات ۲۴۴ اور ۲۴۵ پر جو نوٹ .... ہامان کے متعلق ہے، اس کے مطابق ہامان، شاہ ایران اخسویرس یعنی خشیارشا (Xerxes) کا وزیر تھا جو اسرائیلیوں کا دشمن تھا جس کے زمانے اور فرعون مصر کے زمانے میں (جس کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے) کئی صدیوں کا فرق ہے اور پھر وہ کہتے ہیں (پناہ بخدا) کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ کھا کر ہامان کو فرعون سے منسلک کر دیا۔ اسی قسم کے اعتراضات (Wherry) نے اپنی انگریزی کی تفسیر قرآن میں اور Sale نے قرآن پاک کے انگریزی ترجمہ کے نیچے نوٹ میں درج کیے ہیں — انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کی نئی جلد جو ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی ہے اس کی جلد سوئم کے صفحہ ۱۱۰ پر بھی اسی قسم کا اعتراض درج ہے۔

مغربی مؤرخین کی قباحت | اگر یہ مغربی علماء اپنے ہی ممالک کے مشہور عالم مؤرخین قدیم مصر اور مصری آثار قدیمہ کے ماہرین کی کتب کا سرسری سا مطالعہ ہی کر لیتے تو اُن کا جہل اور تعصب دُور ہو جاتا اور اُن پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا کہ کلام پاک ہر قسم کے ابہام اور اغلاط سے پاک و منزہ ہے اور در حقیقت حضرت موسیٰؑ کے ہم زمانہ فرعونِ مصر کے عہد میں 'ہامان' موجود تھا، جو صاحبِ اقتدار، ذی اختیار اور ذی حشم تھا اور تاریخِ مصر ایسے قطعی شواہد پیش کرتی ہے جن کے مطالعہ سے قرآن پاک کے ہر ہر بیان کی تصدیق ہوتی ہے جو ہامان کے متعلق مندرجہ بالا آیات میں مذکور ہے۔

اِن شواہد کا حوالہ بیان کرنے سے پیشتر یہ ضروری ہے کہ یہ ذہن نشین کر لیا جائے کہ جس طرح فرعون شاہانِ مصر کا عام لقب تھا، اسی طرح ہامان بھی لقب ہی تھا جس طرح فرعون کسی خاص بادشاہ کا نام نہ تھا اسی طرح ہامان بھی کسی خاص شخص یا درباری یا وزیر کا نام نہ تھا۔

اب مندرجہ ذیل شواہد حاضر خدمت ہیں:

۱ - بلاشک و شبہ امان یا ہامان کی قدیم نخلستانی پرستش ایک طرف تو مصر میں آمن یا آمون کی پرستش کا پیش خیمہ ثابت ہوئی اور دوسری طرف کارتھیج میں "بعل ہامان" کی عبادت کا موجب بنی (دیکھیں صفحہ ۲۱ - مصرِ قدیم میں مذہبی زندگی مصنفہ سر فلنڈرز پیٹری Religious Life In Ancient Egypt, by Sir Flinders Petric)

۲ - مذکورہ بالا امان یا ہامان دیوتا کا بڑا پادری مینڈھے کی کھال کا لبادہ اوڑھ کر ہامان کے روپ میں ظاہر ہوا کرتا تھا یعنی ہامان کہلاتا تھا۔ (دیکھیں صفحہ ۳۳ مصر کا قدیم مذہب مصنفہ سر فلنڈرز پیٹری

(Religious Life In Ancient Egypt, by Sir Flinders Petric)

۳ - مصری عوام ہامان کو اپنا بڑا مربی سمجھتے تھے۔ اس سے زیادہ اس کی تعریف میں کیا کہا جا سکتا ہے کہ اُسے "غرباء کے وزیر" کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا جو گنہگار ملزموں سے رشوت نہیں لیتا تھا۔ بریسٹڈ کی تاریخ مصر کا صفحہ ۲۴۴ ملاحظہ کریں۔

(A History of Egypt, by Breasted)

۴ - مصرِ قدیم کے مذہبی عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی تھا کہ فرعون سیڑھی لگا کر (سورج) دیوتا

کو ملنے آسمان پر چڑھتا تھا۔ (اس ضمن میں دیکھیں صفحہ ۱۵۶ ۔ قدیم مصری عقائد و مذہب کا ارتقاء از بریسٹڈ۔ (Devolopment of Religion & Thought In Ancient Egypt, by Breasted.)

۵ ۔ آمن یا ہامان دیوتا کا بڑا پجاری جو بحوالہ مذکورہ بالا ۲ خود ہامان کا روپ دھار لیتا تھا اور ہامان کہلواتا تھا اور پیغمبر اعلیٰ بھی کہلواتا تھا۔ بڑی بڑی عمارتیں بنوانے کا بندوبست وہی کرتا تھا۔ تعمیرات کا بڑا مہتمم (Great Superintendent of Works) وہی تھا۔ مندروں کے خزانوں کا انتظام اسی کے سپرد تھا۔ باقی سارے پروہت اسی کے ماتحت ہوتے تھے۔ اناج کے ذخائر بھی اسی کی تحویل میں ہوا کرتے تھے۔ مندروں یا اہرام کی افواج کا وہ سالار اعلیٰ ہوتا تھا۔ اس کے ماتحت غلاموں کا ایک لشکر جرار ہوتا تھا۔ الغرض وہ مذہبی اور پولیٹیکل قوت و احتشام کا مالک تھا (دیکھیں صفحات ۹۶ اور ۹۷ مصر قدیم کا مذہب مصنفہ سٹائن ڈروف Religion of Ancient Egypt, by Steind Orff. اور صفحہ ۵۲۰ مصر کی تاریخ مصنفہ بریسٹڈ A History of Egypt, by Breadsted.

۶ ۔ مصر قدیم کی عام بڑی بڑی عمارتیں اور لاٹھیں پکی اینٹوں سے بنائی جاتی تھیں گو بعد میں سخت پتھر بھی استعمال ہونے لگا تھا۔

ایک قابل غور مسئلہ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مستشرقین نے اخسویرس شاہِ ایران کے نام نہاد وزیر ہامان سے فرعون مصر کے ہامان کو کیسے خلط ملط کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ Old Testament میں ایک باب Esther کے نام سے ہے۔ ایستھر ایک یہودی حسینہ تھی جس کے حسن و شباب کے دام تزویر میں یہود کی روایت کے مطابق (جسے ان کے اپنے اکثر علماء بھی من گھڑت قصہ قرار دیتے ہیں) متذکرہ شاہ ایران پھنس گیا تھا۔ Old Testament کے اس باب میں جن جن ہستیوں کا ذکر آیا ہے اور جن میں ہامان بھی شامل تھا۔ من گھڑت تھیں۔ جب مستشرقین کے اعتراضات و شکوک کے سارے قلعے کی بنیاد ہی ایک من گھڑت عشقیہ قصے پر ہو تو ان اعتراضات اور شکوک کا بے بنیاد ہونا ظاہر ہے۔ اس ضمن میں شائقین علم و تحقیق ملاحظہ فرمائیں۔ ایستھر کا ذکر بر صفحات ۲۳۵ تا ۲۳۰ جیوئش انسائیکلوپیڈیا The Universal Jewish Encyclopedia اور

صفحہ ۱۸۰ یونیورسل جیوئش انسائیکلوپیڈیا (The Universal Jewish Encyclopedia)

امر واقعہ یہ ہے کہ Esther کے قصے کو Old Testament میں شامل کرنے یا نہ کرنے کے سوال پر بھی قدیم علمائے یہود میں سخت اختلاف رائے تھا۔ بالآخر اسے اس لیے Old Testament کا جزو بنایا گیا کہ اس پر یہود کے ایک اہم تہوار کی رسم کی بنیاد رکھی گئی ہے جسے Purim کہتے ہیں۔

قارئین کرام سے استدعا ہے کہ اگر اس مسئلے کے کسی پہلو پر مزید روشنی کی ضرورت ہو تو بلا تکلف اس عاجز کو لکھیں۔ ان شاء اللہ بندہ ان کے استفسارات کا جواب دینے کی کوشش کرے گا۔ نیز اگر کوئی صاحب مزید معلومات یا قابلِ مطالعہ مواد کی نشاندہی کر سکیں تو راقم شکر گذار ہوگا۔

(بقیہ اجماع اُمت اور قانون سازی میں اس کی حیثیت)

امام ابن حزمؒ اس نسبت کا انکار کرتے ہیں۔

ثالث :۔ بعض علما کہتے ہیں کہ اگر اس نئے حکم سے سابقہ دونوں آراء کالعدم نہ ہوتی ہوں تب اس تیسری رائے کا حدوث جائز ہے ورنہ نہیں۔ یہ تفصیل امام شافعیؒ سے بھی مروی ہے اور شافعیہ میں سے علماء کی ایک جماعت نے اسے اختیار کیا ہے۔

(باقی)